URDU Gif Format

کذب جیسے بدترین عیب سے اللہ تعالیٰ کی ذات پاک و منزہ ہے

سبحٰن السبوح عن کذب عیب مقبوح

۱۳۰۷ھ



مصنف:

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمۃ

ALAHAZRAT NETWORK
اعلیٰحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

رسالہ

سُبحٰن السُّبُوح عن کذب عیب مقبوح

(کذب جیسے بدترین عیب سے اللہ تعالٰی کی ذات پاک ومنزّہ ہے)[۱۳]

مسئلہ ۲: از ابومحمد صادق علی مداح عفی عنہ گڑھ مکٹیسری از میرٹھ بالائے کوٹ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین در بارہ مسئلہ امکانِ کذب باری تعالٰی جس کا اعلان تحریری وتقریری علمائے گنگوہ ودیوبند اور ان کے اتباع آج کل بڑے زور شور سے کر رہے ہیں، تحریراً کتاب "براہین قاطعہ" میں کہ مولوی خلیل انبیٹھی کے نام سے شائع کی گئی، جس کی لوح پر لکھا ہے "بامر حضرت چنین وچناں مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی" اور خاتمہ پر ان کی تقریظ بایں الفاظ ہے:

"احقر الناس رشید احمد گنگوہی نے اس کتاب براہین قاطعہ کو اوّل سے آخر تک بغور دیکھا، الحق کہ یہ جواب کافی اور حجت وافی ہے اور مصنف کی وسعت نور علم اور فسحتِ ذکاء وفہم پر دلیل واضح، حق تعالٰی اس تالیف نفیس میں کرامت قبولیت عطا فرمائے اور مقبول مقبولین ومعمول عاملین فرمائے"[۱] (ملخصاً) جس سے ثابت کہ گویا کتاب ہی تالیف ان کی ہے، صفحہ ۳ پر یُوں مکتوب ہے: "امکانِ کذب کا مسئلہ اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدماء میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف وعید آیا جائز ہے۔ رد المحتار میں ہے: ھل یجوز الخلف فی الوعید فظاھر

---

[۱] براہین قاطعہ خاتمہ کتاب مطبع لے بلاساواقع ڈھور ص ۲۷۰

عرض کرتا ہے ؎

کہنے کو ان سے کہتا ہُوں احوالِ دل مگر
ڈر ہے کہ شانِ ناز پہ شکوہ گراں نہ ہو

یاایہا القوم! ان حضرت امام اول وہابیت ہندیہ معلم ثانی طوائف نجدیہ کو اپنی اُپج کا مزہ مقدم تھا بیباک روی میں اپلے کا عالم تھا، زبان کے آگے بارہ ہل چلتے، جب اُبلتے پھر کیا کسی کے سنبھالے سنبھلتے، جدھر جانکلے مسجد ہو یا دَیر ملگی رکھنے سے پُورا بیر ؎

گر بُت شکنی گاہ بمسجد زنی آتش
از مذہب تو کافر مسلماں گلہ دارد

(کبھی تُو بُت توڑتا ہے اور کبھی مسجد جلاتا ہے، تیرے مذہب سے کافر ومسلمان دونوں کو گلہ ہے)

اسی لئے حضرت کی ایک کتاب میں جو کفر ہے دُوسری میں ایمان، آج جو ولی ہے کل پکا شیطان، ایک آنکھ سے راضی دوسری سے خفا، ایک پر میں زہر دوسرے میں شفا، دُور کیوں جائیے ایک ہاتھ پہ صراط ایک پر تقویت رکھ لیجئے، ایک دوسری کا رَد کر دے تو سہی اب ایک بڑی مصلحت سے جس کے لئے حضرت نے اپنی تصانیف میں بڑے بڑے پانی باندھے، اور پیش خویش آہستہ آہستہ سب سامان کر لئے جسے فقیر نے اپنے مجموعہ مبارکہ "البارقۃ الشارقۃ علی المارقۃ المشارقۃ" مجلد عہ سوم فتاویٰ فقیر مسمّٰی بہ العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ میں مفصل و مدلل بیان کیا، یہ سُوجھی کہ وُہ مطلب نہ نکلے گا جب تک اللہ تعالےٰ کا وجوب صدق باطل نہ ہو لہٰذا رسالہ "یکروزی" میں امکانِ کذب کے قائل ہُوئے اور اس بیہودہ دعوے کے ثبوت کو بہزار جان کنی دو ہذیان بین البطلان ظاہر کئے:

ہذیان اول امام وہابیہ: اگر کذب عہ۲ الٰہی محال ہو اور محال پر قدرت نہیں تو اللہ تعالےٰ جھوٹ

عہ۱ اب الحمدللہ وہ بارھواں ہے ۱۲

عہ۲ علمائے دین نے جو ارشاد فرمایا کہ کذب عیب ہے اور عیب اللہ عزوجل پر محال، حضرت اس کے رَد میں یُوں اپنا خبثِ نفس ظاہر کرتے ہیں:

قولہ وھو محال لانہ نقص و النقص علیہ تعالیٰ محال، اقول اگر مراد از محال ممتنع لذاتہ است کہ تحت قدرتِ الٰہیہ داخل نیست پس لانسلم کہ کذب مذکور محال بمعنیٰ مسطور باشد

قولہ یہ محال ہے کیونکہ نقص ہے اور اللہ تعالیٰ پر نقص محال ہے اقول اگر محال سے مراد ممتنع لذاتہ ہے جو قدرتِ الٰہیہ کے تحت داخل نہیں تو ہم نہیں مانتے کہ کذب مذکور محال بمعنیٰ مسطور ہوگا کیونکہ

(باقی بر صفحہ آئندہ)

بولنے پر قادر نہ ہوگا حالانکہ اکثر آدمی اس پر قادر ہیں، تو آدمی کی قدرت اللہ سے بڑھ گئی، یہ محال ہے تو واجب کہ اس کا جھُوٹ بولنا ممکن ہو،

ایھا المسلمون! حماکم اللہ شر المجون (اے اہلِ اسلام، اللہ تعالٰی تمہیں اس خطرناک شر سے محفوظ فرمائے۔ت) للہ! بنظرِ انصاف اس اغوائے عوام وطغوائے تمام کو غور کرو کہ اس لبس کی گانٹھ میں کیا کیا زہر کی پُڑیاں بندھی ہیں،

اولاً دھوکا دیا کہ آدمی تو جھُوٹ بولتے ہیں خدا نہ بول سکے تو قدرتِ انسانی اس کی قدرت سے زائد ہو حالانکہ اہلِ سنت کے ایمان میں انسان اور اس کے تمام اعمال واقوال واوصاف واحوال سب جناب باری عزوجل کے مخلوق ہیں، قال المولٰی سبحانہ وتعالٰی:

واللہ خلقکم وما تعملون[1] تم اور جو کچھ تم کرتے ہو سب اللہ ہی کا پیدا کیا ہُوا ہے۔

انسان کو فقط کسب پر ایک گُونہ اختیار ملا ہے، اس کے سارے افعال مولٰی عزوجل ہی کی سچی قدرت سے واقع ہوتے ہیں، آدمی کی کیا طاقت کہ بے اس کے ارادہ وتکوین کے پلک مار سکے، انسان کا صدق وکذب کفر ایمان طاعت عصیان جو کچھ ہے سب اسی قدیر مقتدر جل وعلانے پیدا کیا، اور اسی کی عمیم قدرت عظیم ارادت سے واقع ہوتا ہے،

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

چہ عقد قضیہ غیر مطابقہ للواقع والقائے آں بر ملائکہ وانبیاء خارج از قدرتِ الٰہیہ نیست والا لازم آید کہ قدرت انسانی ازید از قدرت ربانی باشد چہ عقد قضیہ غیر مطابقہ للواقع والقائے آں بر مخاطبین در قدرت اکثر افراد انسانی ست، کذب مذکور را رے منافیِ حکمت اوست پس ممتنع بالغیرست، ولہذا عدم کذب را از کمالات حضرت حق سبحانہ بیشمارند[2] الخ

یہ قضیہ غیر مطابق للواقع ہے اور اس کا القاء ملائکہ اور انبیاء پر قدرتِ الٰہیہ سے خارج نہیں ورنہ لازم آئے گا کہ قدرت انسانی، قدرت ربانی سے زائد ہوجائے کیونکہ قضیہ غیر مطابق للواقع، اور اس کا القاء مخاطبین پر اکثر افراد انسانی کی قوت میں ہے ہاں کذب مذکور اس کی حکمت کے منافی ہے لہذا یہ ممتنع بالغیر ہے اور اسی لئے عدم کذب کو اللہ تعالٰی کے کمالات سے شمار کرتے ہیں الخ (ت)

بقیہ عبارت سراپا شرارت زیرِ ہذیان دوم آئے گی ۱۲ عفا اللہ تعالٰی عنہ۔

---

[1] القرآن الکریم ۳۷/ ۹۶

[2] رسالہ یکروزی (فارسی) شاہ محمد اسمٰعیل فاروقی کتب خانہ ملتان ص ۱۷

سے گزرا "جوزہ الاصحاب بل اثبتوہ"[1] (اصحاب اسے جائز بلکہ اسے ثابت کرتے ہیں۔ت) تو ثابت ہوا کہ وہ علماء جسے خلف وعید کہتے ہیں یقیناً واقع، اب تم خلف کو اس معنی ناپاک پر حمل کرتے ہو تو معاذاللہ کذب الٰہی کے بالیقین واقع وموجود ہونے میں کیا کلام رہا، صدق اللہ تعالٰی (اللہ تعالٰی نے سچ فرمایا۔ت):

فانھا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور[2]	بیشک آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں وہ دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔

والعیاذباللہ سبحانہ وتعالٰی (اللہ سبحانہٗ وتعالٰی کی پناہ۔ت)

ثانیاً تعیین تساوی سے قطع نظر بھی کیجئے تاہم آیہ کریمہ ویغفر مادون ذٰلک[3] (شرک سے نیچے معاف فرمادے گا۔ت) سے اُن کا استدلال دلیل قاطع کہ خلف عفو سے خاص یا مباین نہیں لاجرم مساوی نہ سہی تو عام ہوگا بہرحال وقوع مغفرت وقوع خلف اور تمہارے طور پر وقوع خلف وقوع کذب کو مستلزم ہو کر کذب الٰہی یقینی الوقوع ٹھہرے گا اور کیا گمراہوں کے سر پر سینگ ہوتے ہیں۔

ثالثاً مختصر العقاید کی عبارت گزری کچھ دیر نہ ہوئی جس میں خلف وعد کو محال لکھ کر وعید مسلمین کے بارے میں دیکھ لیجئے کیا لفظ لکھا "یجوز ان یترك الوعید" (وعید کا ترک کرنا جائز ہے۔ت) نہ کہا بلکہ صاف صاف "یترك الوعید"[4] (وعید کو ترک کردیا۔ت) مرقوم کیا، پھر ثبوتِ مدعا میں کیا کلام رہا۔

رابعاً ان دلائل قاطعہ عقلیہ کے بعد تمہاری سمجھ کے لائق قاطع نزاع وواقع شغب یہ ہے کہ امام محمد محمد محمد ابن امیر الحاج حلبی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اسی حلیہ میں جو اسی ردالمحتار کی جس سے آپ ناقل (اس مقام میں) ماخذ ہے صاف بتادیا کہ خلف وعید صرف عفو سے عبارت ہے، اب آپ ہی بولئے آپ کے مذہب میں عفو بالیقین واقع ہے یا نہیں، اگر ہے تو وہی خلف ہے اور تم خلف کو اصل کذب سمجھے تو اپنے خدا کو یقیناً کاذب کہہ چکے یا نہیں، حلیہ کی عبارت یہ ہے:

الدعاء المذکور یستلزم انہ یجوز الخلف فی الوعید وظاھر المواقف والمقاصد	دُعا مذکور اس بات کو مستلزم ہے کہ خلف وعید جائز ہے، مواقف اور مقاصد کے ظاہر سے ہی

---

[1] شرح المقاصد المبحث الثانی عشر دارالمعارف النعمانیہ لاہور ۲/ ۲۳۵
[2] القرآن الکریم ۲۲/ ۴۶
[3] " ۴/ ۱۱۶
[4] مختصر العقائد

جمیع صحابہ رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین کی طرف مؤدی' اور وُہ قطعاً کفر، مگر انھوں نے صراحۃً اس لازم کا اقرار نہ کیا تھا بلکہ اس سے صاف تحاشی کرتے اور بعض صحابہ یعنی حضرات اہلبیت عظام وغیرہم چند اکابر کرام علی مولاہم وعلیہم الصلٰوۃ والسلام کو زبانی دعووں سے اپنا پیشوا بناتے اور خلافتِ صدیقی و فاروقی پر ان کے توافق باطنی سے انکار رکھتے ہیں اس قسم کے کفر میں علمائے اہل سنت مختلف ہو گئے جنھوں نے مآل مقال و لازم سخن کی طرف نظر کی حکمِ کفر فرمایا، اور تحقیق یہ ہے کہ کفر نہیں بدعت و بدمذہبی وضلالت وگمراہی ہے' والعیاذ باللہ رب العٰلمین (اللہ رب العالمین کی پناہ۔ ت)، امام علامہ قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالٰی شفاء شریف میں فرماتے ہیں:

من قال بالمآل یؤدی الیہ قولہ ویسوقہ الیہ مذھبہ، کفّرہ، فکانھم صرحوا عندہ بما ادی الیہ قولھم، ومن لم یراخذھم بمآل قولھم ولا الزمھم موجب مذھبھم لم یر اکفارھم قال لانھم اذا وقفوا علٰی ھذا، قالوا لانقول بالمآل الذی الزمتموہ لنا، ونعتقد نحن وانتم انہ کفر، بل نقول ان قولنا لایؤل الیہ علی ما اصلنا، فعلٰی ھٰذین المأخذین اختلف الناس فی اکفار اھل التاویل، والصواب ترک اکفارھم[1] اھ ملخصًا۔

جس نے اس مآل کی طرف دیکھا جس کی طرف اس کا قول مؤدی تھا، جس کی طرف اس کا مذہب چلا جاتا ہے تو اس نے اس کی تکفیر کی، گویا اس نے ان کے مؤدی قول کو سمجھا ہے' اور جنھوں نے ان کے مآل کو نہ دیکھا اور نہ ان کے تقاضا مذہب کا لزوم دیکھا انھوں نے تکفیر نہیں کی اس لئے کہ جب وہ اس سے آگاہ ہو گئے تو انھوں نے کہا ہم اس مآل کا قول نہیں کرتے جو تم نے ہم پر لازم کر دیا ہے اور ہم اور تم دونوں اسے کفر تصور کرتے ہیں بلکہ ہم کہتے ہیں کہ ہمارے اصل کے مطابق ہمارے قول کا وُہ مآل ہی نہیں، ان دونوں ماخذوں کی وجہ سے اہل تاویل کے کفر میں لوگوں کا اختلاف ہُوا اور درست رائے یہی ہے کہ ان کے کفر کا قول نہ کیا جائے اھ ملخصًا (ت)

جب یہ امر ممہد ہو لیا تو اب ان امام و ماموم کے کفریات لزومیہ گنئے'، امام کے کُفروں کا تو شمار ہی نہیں اس نے تو صرف انھیں چند سطروں میں جو تنزیہ سوم میں اس سے منقول ہوئیں کفری لزومی کی سات اصلیں تیار کیں جن میں ہر اصل صدہا کفر کی طرف منجر اور اس کا مذہب مان کر ہرگز ہرگز ان سے نجات نہ مفر، والعیاذ باللہ العلی الاکبر۔

---

[1] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل فی بیان ماھو من المقالات المطبعۃ الشرکۃ الصحافیہ بیروت ۲/ ۲۷۰

اصل اوّل، جو کچھ انسان کر سکے خدا اپنی ذاتِ کریم کے لئے کر سکتا ہے ورنہ قدرتِ انسانی بڑھ جائیگی (دیکھو ہذیانِ اول) اس اصل کے کفروں کی گنتی نہیں مگر میں اسی قدر شمار کروں جو اوپر گن آیا ہوں یقیناً قطعاً لازم کہ اس سفیہ کے مذہب پر (۱) اس کا معبود کھانا کھا سکتا ہے (۲) پانی پی سکتا ہے (۳) پاخانہ پھر سکتا ہے (۴) پیشاب کر سکتا ہے (۵) اپنا سمع روک سکتا ہے (۶) بصر روک سکتا ہے (۷) دریا میں ڈوب سکتا ہے (۸) آگ میں جل سکتا ہے (۹) خاک پر لیٹ سکتا ہے (۱۰) کانٹوں پر لوٹ سکتا ہے (۱۱) وہابی ہو سکتا ہے (۱۲) رافضی بن سکتا ہے (۱۳) اپنا نکاح کر سکتا ہے (۱۴) جماع کر سکتا ہے (۱۵) عورت کے رحم میں اپنا نطفہ پہنچا سکتا ہے (۱۶) اپنا بچہ جنا سکتا ہے (۱۷) نیز اس اصل پر لازم کہ خدا خدا نہیں (۱۸) ہزاروں کروڑوں خدا ممکن ہیں (۱۹) آیۂ کریمہ واللہ خلقکم وما تعملون[1] (اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے اعمال کو۔ت) حق نہیں ان سب امور کا ثبوت ہذیان مذکور کے ردوں میں ہدیۂ ناظرین ہوا۔

اصل دوم، خدا کے لئے عیوب و نقائص محال نہیں بلکہ مصلحت کے لئے ان سے قصداً بچتا ہے (ہذیان دوم) اس اصل کے کفر اصل اول سے صدہا درجے فزوں جس سے لازم کہ اس بیباک کے مذہب ناپاک پر (۲۰) اہلِ اسلام کے عامۂ عقائد تنزیہ و تقدیس کہ ان کے نزدیک ضروریاتِ دین سے ہیں سب باطل و بے دلیل (۲۱) اس نا مسعود کا وہمی معبود عاجز (۲۲) جاہل (۲۳) احمق (۲۴) کاہل (۲۵) اندھا (۲۶) بہرا (۲۷) ہکلا (۲۸) گونگا، سب کچھ ہو سکتا ہے (۲۹) کھانا کھائے (۳۰) پانی پئے (۳۱) پاخانے پھرے (۳۲) پیشاب کرے (۳۳) بیمار پڑے (۳۴) بچہ جنے (۳۵) اونگھے (۳۶) سوئے (۳۷) مرجائے (۳۸) مرکر پھر پیدا ہو، سب کچھ روا ہے (۳۹) اللہ کے علم (۴۰) قدرت (۴۱) سمع (۴۲) بصر (۴۳) کلام (۴۴) مشیت وغیرہا صفات کمال کے (ازلی) ہونے کا کچھ ثبوت نہیں (۴۵ تا ۵۰) ان کے ابدی ہونے کا کچھ ثبوت نہیں (۵۱) اس کی الوہیت قابلِ زوال، ان سب لزوموں کا بیان تازیانۂ اول میں گزرا بلکہ (۵۲) خود اس اصل کا ماننا درحقیقت بالفعل اللہ عزوجل کو ناقص جاننا ہے (دیکھو تازیانہ ۲) اور بیشک جو اللہ عزوجل کی طرف نقص کی نسبت کرے قطعاً کافر۔ اعلام بقواطع الاسلام میں ہے:

من نفی او اثبت ماھو صریح فی النقص کفر[2] الخ۔

---

[1] القرآن الکریم ۳۷/۹۶

[2] الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ فصل اول مکتبہ حقیقیہ استنبول ترکی ص

اصل سوم، جن باتوں کی نفی سے خدا کی مدح کی گئی وُہ سب خدا کے لئے ممکن ہیں (ہذیان ۲) اس کے کفر بھی بکثرت ہیں قطعاً لازم کہ اس سفیہ کے طور پر (۵۳) اس کے معبود کی جورو ہو سکتی ہے (۵۴) بیٹا ہو سکتا ہے (۵۵) بھول سکتا ہے (۵۶) بہک سکتا ہے (۵۷) بعض اشیاء اس کی ملک سے خارج ہیں الیٰ غیر ذٰلک من الکفریات (اس کے علاوہ دیگر کفریات ۔ ت) (دیکھو ت ۵ تا ۸)

اصل چہارم، صدق الٰہی اختیاری ہے (ھ) اس سے لازم کہ سفیہ کے مذہب پر (۵۸) قرآن مجید مخلوق ہے جس کے کفر پر ۳۲ فتوے گزرے (۵۹) اس کا معبود ازل میں کاذب تھا (۶۰) اب بھی کاذب ہے (۶۱) کبھی صادق نہیں ہو سکتا (۶۲) قرآن مجید کا جملہ جملہ غلط ہے (۶۳) اللہ مخلوق ہے (۶۴) بلکہ محال ہے الیٰ غیر ذٰلک وہ کفریات کثیرہ کہ مواضع متعددہ میں جن کا الزام گزرا۔

اصل پنجم، علمِ الٰہی اختیاری ہے (تنبیہ بعدت ۳) اس پر لازم کہ جاہل کے نزدیک (۶۵) علمِ الٰہی مخلوق و حادث ہے جس کے کفر پر فتوی امام اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ گزرا (۶۶) اللہ تعالےٰ ازل میں جاہل تھا (۶۷) جب چاہے جاہل بن جائے (۶۸) اللہ حادث ہے (۶۹) قابلِ فنا ہے الیٰ غیر ذالک۔

اصل ششم، کذب الٰہی ممکن ہے اور ثابت کر آئے کہ اس کا کلام نہ صرف امکان عقلی بلکہ امکان وقوعی بلکہ عدم استبعاد عادی میں نص صریح ہے اور (۰۷) یہ خود کفر ہے، پھر اس تقدیر پر قطعاً یقیناً (۷۱) شریعت سے یکسر امان مرتفع (۷۲) خدا کی خبر سے یقین مندفع (۷۳) اسلام پر وُہ مطاعن جن سے جواب ناممکن۔

اصل ہفتم، (۷۴) اللہ تعالےٰ بندوں سے چرا چھپا کر، بہلا بھلا کر آیاتِ قرآنیہ جھوٹی کردے تو کچھ حرج نہیں (ت ۳۱) یہاں تو اس نے صاف صریح کہا تھا میں متحیر ہوں اسے لزوم میں داخل کروں یا التزام میں' پھر اس پر (۷۵) حشر نشر، حساب کتاب، جنت، نار، عذاب، ثواب کسی چیز پر ایمان نہ رہا کہ ہر چیز میں صاف صریح احتمال نقص باقی تو یقین کیسا تو ایمان کہاں، والعیاذ باللہ رب العٰلمین، ہماری تقریرات سابقہ و تقریراتِ لاحقہ دیکھنے والا اس امام نجدیہ کے کفریاتِ لزومیہ کو صدہا تک پہنچا سکتا ہے، بلکہ جس قدر اوپر مذکور ہُوئے وہ بھی یہاں پُورے نہ گنے گئے پھر بھی معاذ اللہ چھہتّر کفر کیا کم ہیں، پھر یہ تو صرف ایک ہی قول پر ہیں باقی کفریات، تفویت الایمان وصراط نامستقیم کی گنتی ہی کیا ہے پھر وُہ اقبالی کفر علاوہ رہے جو ایمان تفویۃ الایمان پر صراط نامستقیم میں اہلے گہلے پھر رہے ہیں، غرض حضرت کے کفریات لزومیۂ اقبالیہ کی تفصیل کرتے فی کفر ایک نقطہ ان کی قبر پر دیتے جایئے تو غالباً دم بھر میں ساری قبر کا مُنہ کالا ہو جائے، یہ اس کی سزا ہے کہ کفر و شرک دھڑی دھڑی کر کے بیچا محض بلاوجہ سچے مسلمانوں کو کافر مشرک کہا یہاں تک کہ ان کے طور پر صحابہ و تابعین سے لے کر شاہ ولی اللہ و شاہ عبدالعزیز صاحب تک کوئی کفر و شرک سے نہ بچا گویا حضرت کے نزدیک کفر امورِ عامہ